سوال

جب عقد نکاح کرنے والا اور اسی طرح خاوند اور بیوی اور بیوی کا والد اور دونوں گواہ بھی نماز ادانہ کرتے ہوں اور نکاح پڑھنے والا شخص نکاح بھی صحیح طریقہ سے نہیں پڑھا سکتا اور بلکہ عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں نکاح پڑھایا اور اس میں کلمہ بھی نہیں پڑھایا تو اس عقد نکاح کا حکم کیا ہے آیا یہ شادی مشروع شمار ہوگی یا نہیں ؟ اور جب وہ دونوں ترک نماز سے توبہ کر کے نماز کی پابندی کرنے لگیں تو کیا نکاح کی تجدید ہوگی یا کہ پرانا نکاح ہی مشروع شمار ہوگا ؟

جواب

الحمد للہ

اگر تو تارک نماز فرضیت کے انکار کی وجہ سے نماز ترک کر رہا ہے تو سب علماء متفق ہیں کہ وہ کافر ہے، اور اگر وہ سستی و کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہوگا

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (5208) اور (2182) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اور اگر عقد نکاح کے وقت خاوند اور بیوی تارک نماز تھے تو جب وہ دونوں ہی توبہ کر کے نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی باقی رہینگے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو ان کے نکاح پر باقی رکھا تھا، اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اسلام قبول کرنے کے بعد نکاح کی تجدید کا حکم نہیں دیا، اور اسی طرح کسی مرتد ہونے والے شخص کو بھی آپ نے تجدید نکاح کا حکم نہیں دیا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کفار کا نکاح صحیح ہے، جب وہ مسلمان ہو جائیں ت وانہیں اسی نکاح پر رکھا جائیگا اور ان کے نکاح کے طریقہ اور کیفیت کو نہیں دیکھا جائیگا، اور اس کےلیے مسلمانوں کے نکاح کی شروط ولی اور گواہوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول وغیرہ کا اعتبار نہیں ہونگی، اس میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں

ابن عبد البر کہتے ہیں : علماء کرام کا اجماع ہے کہ جب خاوند اور بیوی دونوں اکٹھے ایک ہی حال میں مسلمان ہو جائیں جب ان دونوں میں کوئی نسب اور رضاعی حرمت نہ ہو تو انہیں اس نکاح پر رکھا جائیگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بہت سارے مرد و عورت حضرات اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے نکاح پر باقی رکھا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی شروط اور کیفیت کے بارہ میں دریافت نہیں فرمایا، یہ چیز تواتر اور ضروری طور پر معلوم ہے، تو اس طرح یہ یقینی امر ہوا " انتہی

دیکھیں : المغنی (5/10).

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے :

"تنبیہ :

جب مرتد شخص کسی مرتد وکافرہ وغیرہ عورت سے شادی کرے یا پھر کوئی مرتد عورت کسی کافر مرد سے شادی کرے اور پھر دونوں خاوند اور بیوی مسلمان ہوجائیں تو یہاں یہ کہنا چاہیے کہ : ہم دونوں کو حربی کی طرح نکاح پر قائم رکھیں گے جب وہ نکاح فاسد کرے اور پھر اسلام قبول کرلے کیونکہ معنی ایک ہے ، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے دور میں کئی ایک مرتد لوگ اسلام میں پلٹ آئے لیکن انہیں دوبارہ نکاح کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ، اور یہ قیاس میں اچھا ہے "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے " انتہی

دیکھیں : مطالب اولی النھی (13/5).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نماز کی ادائیگی نادر طور پر کبھی کبھار کرتا ہوں ، اور میں نے اس عرصہ میں شادی بھی کی ہے ، اور الحمد للہ اب میں نمازی بن چکا ہوں ، اور حج بھی کرلیا ہے اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی توبہ کرچکا ہوں لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ اس عقد نکاح کا حکم کیا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟

اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہوگا ، یہ علم میں رہے کہ اس بیوی سے میرے پانچ بچے بھی ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" اگر تو عقد نکاح کے وقت آپ کی بیوی آپ کی طرح بعض اوقات نماز ادا کرتی اور بعض اوقات ادا نہیں کرتی تھی تو نکاح صحیح ہے ، اور اس نکاح کی تجدید ضروری نہیں ، کیونکہ تم دونوں ہی ترک نماز کے متعلقہ حکم میں برابر تھے اور وہ کفر ہے

لیکن اگر عقد نکاح کے وقت عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی تھی تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق نکاح کی تجدید کرنا ہوگی ، جب تم میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتا ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ترک نماز سے توبہ کرنا ہوگی اور توبہ پر قائم رہنا ہوگا

اور تجدید نکاح سے قبل جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے ، انہیں نکاح شبہ کی بنا پر اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصب کرے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (290/18).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" اور اگر وہ دونوں عقد نکاح کے وقت ساری نمازیں ادا نہیں کرتے تھے ، اور پھر بعد میں اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں ہدایت نصب فرمادی اور وہ نماز کی پابندی کرنے لگے تو ان کا نکاح صحیح ہے

بالکل ایسے ہی جیسے اگر کوئی کافر شخص مسلمان ہوجائے تو اور نکاح کے باقی ہونے میں کوئی شرعی مانع نہ ہو تو ان کے نکاح کی تجدید نہیں ہوگی ؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے کسی بھی کافر کو تجدید نکاح کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (291/10).

اس بنا پر جب خاوند اور بیوی ترک نماز سے توبہ کرلیں اور پابندی سے نماز ادا کرنے لگیں تو وہ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ اپنے پہلے نکاح پر ہیں

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

118752